کماحقہ، آگاہی حاصل ہے۔

ہمارے ہاں مختلف حکومتوں نے خواتین کے اصلاح احوال کے لیے مختلف کمیشن قائم کیے مگر ان کے نتیجے میں پاکستانی خواتین کی وہ حیثیت معین و مشخص نہ ہو سکی، جس سے خواتین اپنا صحیح اسلامی کردار ادا کر سکتیں۔ اگست ۱۹۹۷ء میں خواتین کمیشن کی ایک رپورٹ شائع ہوئی تھی۔ شرکاے کمیشن نے مختلف حوالوں سے تجاویز پیش کی تھیں۔ پروفیسر ثریا بتول علوی نے، جو ایک نمایاں اہل قلم خاتون کے طور پر پہچانی جاتی ہیں، متذکرہ تمام تجاویز کا ایک ایک کر کے جائزہ لیا ہے۔ اسلام کی تعلیمات سے جو تجاویز متصادم ہیں ان کی نشان دہی کی ہے۔ اس کے علاوہ مغربی طرز زندگی کو جہاں جہاں مسائل کا "حل" بنا کر پیش کیا گیا ہے، اس فریب کا پردہ بھی چاک کیا ہے۔ ان کا طرز تحریر دل کش اور استدلال موثر ہے۔ لکھتی ہیں:

> امریکہ میں آج تک کوئی خاتون صدر نہیں بن سکی اور نہ سپریم کورٹ کی جج بن سکی--- برطانیہ کے دارالعوام میں خواتین ارکان کا تناسب ۳ فی صد، امریکہ کے ایوان نمایندگان میں ۲ فی صد، جرمن پارلیمنٹ میں ۷ فی صد، سابقہ سوویت یونین میں ۳۰ فی صد رہا ہے۔ یہ ان ممالک کا حال ہے جہاں زندگی کے تمام شعبوں میں عورتوں کو شانہ بشانہ اور قدم بقدم رکھا جاتا ہے اور جہاں نام نہاد آزادی نسواں عروج پر ہے (ص ۱۳)۔

دستور، سیاسی امور میں شرکت، شہریت، عائلی قوانین، قوانین ملازمت، قوانین فوج داری، قوانین حدود، قانون شہادت، ترقی کے حقوق اور اداروں کی اصلاح کے حوالے سے پروفیسر صاحبہ نے جن تجاویز کو غیر معقول محسوس کیا ہے، ان کی نشان دہی کی ہے۔

طباعت و اشاعت کا معیار عمدہ ہے۔ فہرست عنوانات آغاز میں ہونی چاہیے تھی۔ اسلام، پاکستانیات اور حقوق و آزادی نسواں کے موضوعات پر یہ ایک اہم تحریر ہے (محمد ایوب منیر)۔

سرسید کا اصلاحی مشن، از ڈاکٹر توقیر عالم فلاحی۔ ناشر: یونی ورسل بک ہاؤس، عبدالقادر مارکیٹ، علی گڑھ۔ صفحات: ۲۰۵۔ قیمت: ۱۰۰ روپے۔

انگریزی استعمار کے زمانے میں ایک جانب تو سید احمد شہیدؒ اپنے مجاہد رفقا کے ساتھ ایمان و عشق کی داستانیں رقم کر رہے تھے اور دوسری طرف یہاں کے جاگیردار، مراعات یافتہ طبقے اور مرزا غلام احمد قادیانی وغیرہ طرح طرح کے مفادات حاصل کر رہے تھے۔ ان کے درمیان ایک تیسرا گروہ بھی موجود تھا اور اس کا کام بڑا مشکل تھا۔ اس کے راہبر سید احمد خاں تھے۔

زیر تبصرہ کتاب کے مصنف نے احساس عدل کے ساتھ سید احمد خاں کے تصور اور عمل کو پیش کرنے